دل کی بات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حکومت مرزائیوں کو نتھ ڈالے

۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۹۴ کو مسجد احرار ربوہ میں سولھویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرس منعقد ہو رہی ہے۔ یوں تو کانفرس کا عنوان ہی اپنا تعارف آپ ہے مگر عصر حاضر کے کافرانہ جمہوری رویوں نے نئی نسل کو اپنے مسنون سے بہت دور کردیا ہے۔ وہ نہیں جانتی کہ شہداء ختم نبوت کون تھے؟ وہ کیوں، کب، اور کن درندوں کے ہاتھوں شہید ہوئے؟ ہاں نئی نسل کے کانوں یہ آواز مسلسل پڑتی ہے کہ یہ چند جنونی اور انتہا پسند مولوی تھے جنہوں نے پاکستان کا امن برباد کردیا۔ اور ملک پہلے مارشل لاء سے ہمکنار ہوا۔ یہ ہذیان بکنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دانشور، صحافی، کالم نگار، ادیب، شاعر اور نہ جانے کیا کچھ سمجھتے ہیں جن کی اپنی حیثیت، اوقات اور زندگی کے مقاصد چند سکوں کی جھنکار تک محدود ہے۔ وہ دولت اور سستی شہرت کے حصول کے لیے اپنی عزت بھی نیلام کردیتے ہیں بلکہ نیلام کر رہے ہیں۔ بس یہی فرق ہے ایک سچے مسلمان اور جدید دور کے نام نہاد ترقی پسند، دانشور اور صحافی میں۔۔۔

مسلمان مناسب کچھ عقیدہ پر قربان کرتا ہے اور جدید جمہوری جانور ہر ہر قدم پر عقیدہ بیچتا اور مفادات سمیٹتا ہے۔ یہ عجیب سم کی نسل۔ ہے ملک میں مارشل لاء ہو یا جمہوریت یہ حکومت اور مفادات کا سایہ ہو جاتی ہے۔ اگر ''اہل قلم کانفرس'' میں ہنہناتی دکھائی دیتی ہے۔ تو جمہوری میلہ میں بھی چنگھاڑتی نظر آتی ہے۔ مگر تنقید اس طائفہ مقدسہ پر کرتی ہے جس کے بہادر سپوتوں نے ہر عہد کے فرعونوں، نمرودوں اور قیصر و کسریٰ کے خلاف اعلان بغاوت کیا۔ شیطانی نظام کے مقابلے میں مزاحمت کاراستہ اختیار کیا۔ عقیدہ، ایمان، سنت، اسوہ حسنہ اور دینی تہذیب واقدار کو بچانے کے لیے خم ٹھونک کر کھڑے ہوگئے پھر اسی راستے میں جاں نثار ہوگئے۔ شہداء ختم نبوت کا یہ مقدس قافلہ جنگ یمامہ کے شہداء صحابہ کرامؓ کی صدائے بازگشت اور نقش پا ہے۔ جب تک دنیا قائم ہے یہ قافلہ حق وصداقت رواں دواں رہے گا۔

مجلس احرار اسلام نے ۱۹۳۴ء میں ملت اسلامیہ کے غداروں قادیانیوں کے سیاسی اور عوامی محاسبے کا آغاز ان کی جنم بھومی قادیان سے کیا تھا اور آج ان کے دوسرے پڑاؤ ربوہ میں بھی اس جہاد کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ احرار جگرداروں نے نہ صرف قادیانیوں کے خلاف جہاد کیا بلکہ اس شجر خبیثہ کے بانی انگریز اور اس کے ظالمانہ اقتدار کے لئے بھی چیلنج بن گئے۔ تقسیم ہند سے پہلے قادیانی انگریز کی چھتری کے نیچے جمع رہے اور تقسیم کے بعد پاکستان میں مسلم لیگ کے سایۂ عاطفت میں پروان چڑھنے لگے۔ مجلس احرار اسلام نے ہی اس نازک مرحلے پر ملک اور قوم کی بروقت رہنمائی کی۔ اکابر احرار نے ۱۹۴۸ء سے ۵۲ تک مسلسل محنت کے بعد پوری قوم کو متحد کر کے ۱۹۵۳ء میں تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت برپا کردی۔ پھر کیا ہوا..... مسلم لیگ کے ہلاکوؤں اور چنگیزوں نے جنرل اعظم خان ملعون کے ذریعے دس ہزار مسلمانوں کو تحفظِ ناموس رسالت کے جرم میں شہید کردیا...... لیکن شہداء کا قافلہ بڑھتا رہا اور ۷۴ء میں پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا......

۴۷ سے ۹۴ تک کا سفر جہاں مشکلات سے بھرپور ہے وہاں ان کا دامن کامیابیوں سے بھی معمور ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس ایک بڑی کامیابی تھی جس سے خوفزدہ ہو کر مرزا طاہر ملک سے فرار ہو گیا۔ ظاہر ہے یہ کامیابی بھی بڑی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ اب کہ ۱۹۹۴ء کا تیسرا مہینہ ہے اور پاکستانی قوم "سیوسوشل کنٹریکٹ" کے بلیک ہول میں داخل ہو چکی ہے۔ سادہ لفظوں میں "نئے سماجی و عمرانی معاہدے" کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے نام پر کفر اور تہذیب و ثقافت کے نام پر بے حیائی و فحاشی کا فروغ..... رواداری، لبرل ازم اور برداشت کی منافقانہ اصطلاحوں کی آڑ میں صریحاً بے غیرتی اور دیوثی کا درس دینا ہے۔ اور فرد لامحدود جمہوری آزادی کا تصور دے کر برہنہ سوسائٹی تشکیل دینا ہے۔ انہی جمہوری آزادیوں کے تحت قادیانی پھر سر ابھار رہے ہیں۔ گزشتہ دو ماہ میں ان کی سرگرمیاں انتہائی قابل گرفت ہیں۔ مثلاً ضلع لاڑکانہ کی ایک بستی کی مسجد میں مسلمانوں پر بحالت نماز میں حملہ، سندھ میں صوبائی سطح پر اجتماع عام میں مسلمانوں کے خلاف دھمکی آمیز گفتگو، مرزا قادیانی آنجہانی کی پیشگوئیوں کے نام پر جشن کا انعقاد، مسلمانوں میں ارتداد کی تبلیغ، مرزا قادیانی کو نبی ماننے کی عام تلقین، کفریہ لٹریچر کی اشاعت اور مسلمانوں میں اس تقسیم، آئین سے مکمل بغاوت اور آرڈیننسوں کا کھلا مذاق..... یہ سب کچھ دو وجوہ کی بناء پر ہی ہو سکتا ہے۔

(۱) قادیانیوں کے ان اقدامات کو حکومت کی سرپرستی اور ہلہ شیری حاصل ہے۔

(۲) حکومت قادیانیوں کے سامنے بے بس ہو چکی ہے۔

ہمارے نزدیک پہلی بات سو فیصد درست ہے۔

قادیانی موجودہ حکومت کے مخالف نہیں زبردست حمایتی ہیں۔ اور وہ ہر جگہ علی الاعلان حکومت کے حق میں رطب اللسان ہیں۔ بے نظیر زرداری صاحبہ ۷۴ء میں اپنے والد ماجد کے دور میں ہونے والے فیصلے کا ازالہ ضیاء الحق مرحوم کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خاتمے کی صورت میں کرنا چاہتی ہیں۔ اس سلسلہ میں آئین کی دفعات ۲۹۵ اور ۲۹۸ سی کو منسوخ کرنے کی سازش بھی ہو رہی ہے۔ موجودہ حکومت اپنی مخالف کسی بھی قوت کے سامنے بے بس نہیں وہ اپنے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو دبانے اور ہر قدم کو روکنے کے لئے تمام قومی وسائل بے دریغ صرف کر رہی ہے۔

ان شواہد کی موجودگی میں ہم یہ کہتے ہیں کہ حکومت قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں قادیانی اور دیگر تمام دین دشمن قوتیں طاغوتی نظام جمہوریت کے زیر سایہ پروان چڑھ رہی ہیں۔

ان اقدامات کے ردعمل میں پاکستان کے غیور مسلمان شدید مضطرب ہیں۔ پنوکی میں مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور قادیانی جشن الٹ دیا۔ اسی قسم کا ردعمل ملک کے دوسرے شہروں میں بھی ہوا۔ اس حوالے سے ربوہ پاکستان کا حساس ترین شہر ہے۔ اور قادیانی ذریۃ البغایا کا گڑھ ہے۔ گزشتہ دنوں وہاں کے غیرت مند مسلمانوں نے ابن شریعت حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی قیادت میں قادیانیوں کی ان اشتعال انگیز اور خلاف اسلام سرگرمیوں کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور ایوان محمود کے سامنے حضرت شاہ جی نے مسلمانوں کے ایک جم غفیر سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو انتباہ کیا کہ وہ قادیانیوں کو نتھ ڈالے ورنہ حالات کوئی دوسرا رخ بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ مقامی انتظامیہ نے مسلمانوں کے احتجاج پر مرزا طاہر اور دیگر سرکردہ قادیانیوں